جناب ڈاکٹر نثار محمد صاحب
شعبہ علوم دینیہ اسلامیہ کالج پشاور

مسلمانوں کی طبی خدمات

طب عربی زبان کا لفظ ہے اور اسکے معنی ہیں جھاڑ پھونک اور ٹونے ٹوٹکے وغیرہ (۱) حدیث شریف میں یہ لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ایک حدیث میں " رجل مطبوب" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں ایک ایسا شخص جس پر جادو کا اثر ہوا ہو (۲) چونکہ یہ علم ابتدا میں جھاڑ پھونک اور مذہبی اعتقادات ونظریات پر مبنی تصورات سے شروع ہوا۔ اس لئے اس کے لئے طب کا لفظ استعمال کیا جانے لگا۔ طب پر زمانہ قدیم سے مذہب کا اثر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں طب اور مذہب کا تعلق برقرار رہا اور آج کے اس جدید طبی دور میں بھی لوگ علاج کے لئے مذہب ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ طب جس جدید شکل میں آج ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس کو یہاں تک پہنچانے میں بے شمار طبی ماہرین کی کاوشیں شامل ہیں۔ ان میں سے بعض کے نام تو تاریخ کی کتابوں میں مرقوم ہیں۔ اور بعض کے ناموں سے بھی لوگ واقف نہیں ہیں۔ (۳)۔

طب کا سفر انسان کے ساتھ کب شروع ہوا؟ اس کی کوئی قابل اعتماد شہادت نہیں ملتی۔ تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ جب سے اس کرہ ارض پر انسانی زندگی کا آغاز ہوا۔ تب سے طب کا سفر بھی اس کے ساتھ شروع ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ طب کا آغاز بابل اور نینوا نامی شہروں سے بھی پہلے تقریباً پانچ ہزار قبل مسیح میں ہوا تھا۔ (۴)۔ قدیم طب میں کسی بھی بیماری کے بارے میں سمجھا جاتا تھا کہ یہ بیماری اس انسان کے کسی گناہ کی وجہ سے اس پر نازل ہوئی ہے۔ (۵)۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ناقابل علاج بیماریاں کسی ماورائی طاقت (VITAL FORCE) کے غیض وغضب کا نتیجہ ہے۔ اور اس کا علاج بھی وہی بالائی طاقت (دیوی دیوتا وغیرہ) ہی کر سکتی ہے۔ (۶)۔ تمام قدیم تہذیبوں (مصری، چینی، رومی، ہندی اور یونانی) میں ایک بات قدر مشترک تھی کہ ان سب نے بیماری کو انسان کی اندر کے کسی جسمانی خرابی کے طور پر تسلیم نہیں کیا تھا بلکہ کسی ماورائی طاقت کے غیض وغضب کی کارستانی قرار دیا تھا۔ اور یہ کہ اسکا علاج بھی اسی طاقت کے ذریعے ممکن ہے۔

دوسرے علوم وفنون کی طرح یونانیوں کو طب کی ترویج میں بھی بڑا دخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونانی فلسفی اور سائنسدان جالینوس (GALEN) کو طب جدید کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔ (۷)۔

جالینوس بقراط (۴۶۰ ق م) کا شاگرد تھا۔ بقراط نے ۵۰۰ ق م میں اس فن پر ایک خاندان کی اجارہ داری ختم کر کے اس کو عام کر دیا۔ اس کا نام طب کی تاریخ میں اس وجہ پر بھی یاد رکھا جائے گا کہ انہوں نے علوم وفنون کو توقعات سے ہٹا کر مشاہدات اور تجربات کے راستے پر لگادیا۔ (۸)۔ اور اسی سے طبی تعلیم کی ابتدا ہوئی۔ جو بعد میں میڈیکل سکولوں کے قیام کا سبب بنی۔ (۹)۔ اسی بنا پر بقراط کو بابائے طب جدید (FATHER OF MEDICINE) تسلیم کیا جاتا ہے۔ (۱۰)۔

یونان پر رومیوں کے حملے کے بعد اسکندریہ طبی کا مرکز بنا۔ اور یوں طبی علوم یونانیوں کے ہاتھوں سے نکل کر عیسائیوں کو منتقل ہوئے اور اب علاج معالجہ پر چرچ کا قبضہ ہوگیا۔ علاج کا طریقہ یہ تھا کہ مریض چرچ میں پادری کے سامنے "اعتراف گناہ" کر کے اپنے آپ کو بیماریوں سے نجات دلاتا تھا۔ اور یوں علاج اور بیماری چرچ کا معاملہ بن گیا۔ اس عمل کی وجہ سے پادریوں نے بیمار لوگوں کو دونوں ھاتوں سے لوٹنا شروع کر دیا اور بے چارے بیمار صحتیابی کی خاطر پادریوں کا یہ ظلم برداشت کرتے رہے۔ (۱۱)۔

دنیا کا پہلا شفاخانہ:- بقراط کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے دنیا کے پہلے شفاخانے کی داغ بیل ڈالی تھی۔ اس نے رب الشفا کے معبد میں زائرین کے لئے ایک چھوٹا سا شفاخانہ کھول رکھا تھا۔ جس میں غریب اور نادار مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا تھا۔ یونانی زبان میں اس شفاخانے کا نام "افنورکین" تھا۔ جس کے معنی بیمارستان یا ہسپتال کے ہیں۔ (۱۲)۔

طب عربی (ARABIAN MEDICINE) طب عربی سے مراد صرف عربی زبان بولنے والوں کی طب نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت میں اس سے مراد طب اسلامی یعنی مسلمانوں کی طب ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں مسلمان حکومت کی سرحدیں افریقہ، یورپ میں سپین اور ایشیا میں ایران اور ماوراء النہر تک پھیلی ہوئی تھیں۔ لہذا اس زمانے میں طب پر غیر عرب مسلمانوں نے بھی کافی کام کیا۔ اس لئے اس کا نام طب عربی کے بجائے طب اسلامی زیادہ موزوں ہوگیا۔ (۱۳)۔ مغربی مفکرین ساتویں صدی عیسوی تا ۱۳ ویں صدی عیسوی تک کے درمیانی عرصے کو تاریک دور (DARK AGE) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ (۱۴) حالانکہ عین اسی عرصے میں مسلمانوں نے پوری دنیا میں علم کی شمع کو روشن کئے رکھا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس علم کی ابتداء یونانیوں سے ہوئی۔ لیکن اس کو پروان

چڑھانے میں مسلمانوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ (۱۵)۔ اس لئے کہ مسلمانوں نے یونانی کتابوں کے عربی میں ترجمے کرواکے ان پر مزید تحقیق جاری رکھی۔ (۱۶) ۱۱ء میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صرف ۸۰ سال بعد مسلمان یورپ میں داخل ہوئے اور تقریباً ۸۰۰ سال (۱۱ء تا ۱۴۹۲ء) تک سپین پر حکومت کی۔ سسلی (CICLY) تقریباً ۲۰۰ برس تک مسلمانوں کے زیر نگین رہا۔ ۸۴۶ء میں مسلمان اٹلی کے جنوبی علاقے اور روم پر قابض ہوگئے اور ۸۶۹ء میں مالٹا بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا (۱۷)۔ مسلمانوں نے جن جن علاقوں کو فتح کیا وہاں اپنے علوم وفنون کو بھی ترویج دی اور یوں انہی مفتوحہ علاقوں کے ذریعے طب اسلامی یورپ کے علاقوں تک پہنچی۔ (۱۸)۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اسلامی علوم نے مغربی علوم کو بہت متاثر کیا اور آج بھی یورپ میں بہت سارے عربی نام استعمال کئے جارہے ہیں۔ مثلاً الجبرا (AL-GEBRA) الکحل (AL-COHOL) وغیرہ وغیرہ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اسلامی علوم مغربی علوم سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ تھے۔ (۱۹)۔

علوم وفنون کی ترویج میں اسلام کا حصہ:- مسلمانوں کی علم دوستی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جن علاقوں کو مسلمانوں نے قبضہ کیا وہاں کے علوم کے مراکز کو نہ صرف محفوظ کیا بلکہ اس میں مزید وسعت بھی پیدا کردی۔ (۲۰) اس کی مثال ایران میں جندی شاہ پور کا طبی مدرسہ ہے۔ جس کو مسلمانوں نے نہ صرف جاری رہنے دیا بلکہ اس کو مزید ترقی دیکر طب اسلامی کا گہوارہ بنادیا جہاں سے بعد میں بڑی نامی گرامی طبی شخصیات فارغ التحصیل ہوئیں۔ (۲۱)۔ اس کے برعکس غیر مسلموں نے جب بھی مسلمان علاقوں پر قبضہ کیا نہ صرف وہاں کے ہزاروں مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا بلکہ ان کے علمی خزانوں کو بھی تباہ وبرباد کرکے رکھ دیا (۲۲)۔ طب اسلامی کی ترویج واشاعت میں مسلمان حکمرانوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ طبی علوم کی شاہی سرپرستی ہی کی بناپر مسلمان اطباء تحقیق کے کام کو آگے جاری رکھنے کے قابل ہوسکے۔ (۲۳)۔ ۸ ویں صدی عیسوی میں مسلمانوں نے نہ صرف یونانی علوم کو عربی جامہ پہنانا شروع کیا بلکہ ان کو ناقدانہ انداز میں پرکھا بھی۔ (۲۴) طب کے میدان میں مسلمانوں کی سب سے بڑی خدمت ادویات کی ایجاد ہے۔ (۴۰) کیونکہ عرب معالجاتی علوم میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ (۲۵) یہ عرب ہی تھے جنہوں نے نہ صرف دواسازی کی صنعت کی داغ بیل ڈالی بلکہ ادویات کو ان کے اجزا اور خواص کے ساتھ الگ کتابی شکل میں جمع بھی کیا۔ (۲۶)۔

یہ عرب ہی تھے جنہوں نے دنیا کا پہلا منظم دواخانہ قائم کیا۔ (۲۷) مشہور مسلمان سائنسدان جابر ابن

حیان (۷۷۸ء)(۲۸) کو طب اسلامی کے حوالے سے "عرب دواسازی" کا باپ کہا جاتا ہے۔

اسلامی دور کے شفاخانے اور ہسپتال :- مسلمان طبی میدان میں صرف تحقیق وتالیف کی طرف متوجہ نہیں ہوئے بلکہ اپنی تحقیقات کو عملی طور پر آزمایا بھی جس کے لئے جگہ جگہ شفاخانے اور ہسپتال کھولے گئے تھے۔ بغداد کو ۸ ویں صدی عیسوی کا پیرس، ہوٹلوں، محلات، مساجد اور ہسپتالوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ (۲۹) دنیا کا پہلا منظم ہسپتال عباسی خلیفہ ہارون الرشید (۷۸۶ء تا ۸۰۹ء) (۳۰) نے نویں صدی میں بغداد میں قائم کیا تھا۔ (۳۱)۔ بغداد کے علاوہ مسلمانوں نے اپنے مفتوحہ علاقوں میں بھی شفاخانے تعمیر کروائے تھے۔ جن میں قرطبہ اور سپین کے شفاخانے بہت مشہور ہیں۔ ان تمام شفاخانوں میں بغیر کسی مذہبی یا نسلی امتیاز کے سب کا یکساں علاج کیا جاتا تھا۔ (۳۲) دور امیہ میں پہلا ہسپتال ۷۰۶ء میں دمشق میں تعمیر کیا گیا تھا۔ عباسی خلیفہ المتوکل (۳۳) (۸۲۲ء تا ۸۶۱ء) کے زمانے میں ۸۷۲ء میں قاہرہ میں پہلا ہسپتال قائم ہوا۔ (۳۴) اس ہسپتال کے علاوہ قاہرہ میں ایک اور شفاخانہ بھی قائم تھا جس میں ہر مرض کے لئے الگ الگ وارڈ قائم تھے۔ اس میں بیرونی مریضوں کے لئے ایک اوپی ڈی (O.P.D) کا شعبہ بھی قائم تھا۔ (۳۵) خلیفہ مامون (۳۶) نے ۸۳۰ء میں بغداد میں ایک شاہی لائبریری قائم کی تھی جس کا نام بیت الحکمت (HOME OF WISDOM) رکھا گیا تھا۔ اس شاہی لائبریری میں اس وقت کے بڑے بڑے اطباء طبی مباحث میں حصہ لیتے تھے۔ اسی بیت الحکمت کے زیر انتظام یونانی کتابوں کے عربی میں ترجمے ہوتے تھے اور ہر ترجمے کے عوض مترجم کو کتاب کے وزن کے برابر سونا دیا جاتا تھا۔ (۳۷) مصر میں دجلہ کے کنارے "ابن السفرات" نامی شفاخانہ قائم ہوا جس کے چیف طبیب ثابت ابن سنان (۸۲۶ء ـ ۹۰۱ء) تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بغداد کے جملہ ہسپتالوں کے انچارج بھی تھے۔ انہوں نے پہلی بار گشتی شفاخانوں کا اجراء کیا (۳۸)۔ مسلمانوں کی مذہبی رواداری کا یہ حال تھا کہ ایران میں جندی شاہ پور کے میڈیکل کالج کا منتظم اعلیٰ ایک عیسائی تھا جس کا نام جارجس (۳۹) تھا وہ اپنے زمانے میں فن طب کا استاد سمجھا جاتا تھا۔ (۴۰) اس کے علاوہ بغداد میں ایک اور بڑا ہسپتال ۹۸۱ء میں عضدالدولہ (۴۱) نے قائم کیا تھا جس کے انچارج مشہور مسلمان طبیب اور سائنسدان ابوبکرالرازی (۴۲) (۸۶۴ء ـ ۹۲۵ء) تھے اور انکے ماتحت تقریباً ۴۴ ڈاکٹروں کی ایک جماعت کام کرتی تھی۔ (۴۳) جن میں ابونصر فارابی (۴۴) اور یعقوب الکندی (۴۵) کے نام قابل ذکر ہیں۔ یہ اس زمانے کی ایک قسم کی میڈیکل یونیورسٹی تھی جس میں علاج کے ساتھ ساتھ میڈیکل کی تعلیم بھی دی

جاتی تھی ۔ اس ہسپتال میں نرسوں کی تعلیم وتربیت کا بھی انتظام تھا ۔ جدید تدریسی ہسپتالوں کی طرح اس ہسپتال میں بھی پہلے طلباء طب مریض کا معائنہ کرتے تھے ۔ اور اگر وہ تشخیص میں ناکام ہوجاتے تو پھر طبیب الاطباء امام رازی خود مریض کا معائنہ کرکے مرض کی صحیح نشاندہی کرتے تھے ۔ (۴۶) ۔ بغداد کے تمام ہسپتالوں کےلئے ایک محتسب مقرر کیا گیا تھا ۔ (۴۷) جو ہسپتالوں کا اچانک معائنہ کرکے غیر حاضر عملے کی سرزنش کرتا (۴۸) ۔ سلطان صلاح الدین ایوبی (۴۹) (۱۱۳۸ئ ۔ ۱۱۹۳ئ) نے ناطیو محل کو ایک بہت بڑے ہسپتال میں بدل دیا تھا جس میں خواتین کےلئے الگ الگ وارڈ مقرر کیۓ گئے تھے اور بیمار خواتین کےلئے الگ خواتین ڈاکٹر بھی متعین تھیں ۔ اس ہسپتال میں ڈاکٹروں کے مطالعے کےلئے ایک الگ لائبریری بھی تھی جس میں ڈاکٹر فارغ وقت میں بیٹھ کر مطالعہ کرتے تھے ۔ (۵۰) ۔ قاہرہ میں سلطان المنصور (۵۱) نے ۱۲۸۳ئ میں ایک بہترین ہسپتال قائم کیا تھا جس کو بیمارستان المنصور کے نام سے موسوم کردیا گیا تھا ۔ اس ہسپتال میں ۸ ہزار مریضوں کیلئے گنجائش رکھی گئی تھی ۔ جس میں الگ الگ وارڈ تھے ۔ ڈسچارج کرتے وقت مریض کو گھر کے علاج کیلئے پانچ پیسے بھی دیے جاتے تھے ۔ (۵۲) ذہنی مریضوں کےلئے یورپ میں پہلا مینٹل ہسپتال ۱۴۱۰ئ میں قائم کیا گیا تھا جبکہ مسلمانوں نے یورپ والوں سے دوسوسال قبل ۸۷۲ئ میں قاہرہ میں المنصور ہسپتال میں مینٹل وارڈ قائم کیا تھا ۔ (۵۳) طب اسلامی کے حوالے سے دو شخصیات ایسی ہیں جن کا ذکر نہ کرنا اس پیشے سے زیادتی ہوگی ان میں ایک محمد بن زکریا الرازی (۸۶۰ئ ۔ ۹۳۲ئ) ہیں جنہوں نے بندروں پر تجربات کرکے چیچک اور خسرہ کا علاج دریافت کیا (۵۴) جبکہ دوسری شخصیت کا نام بوعلی سینا (۵۵) (۹۸۰ئ ۔ ۱۰۳۷ئ) ہے انکی مشہور کتاب " القانون فی الطب " کئی سو سال تک یورپ کے میڈیکل کالجوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر پڑھائی جاتی تھی اور آج بھی پیرس یونیورسٹی کے مین گیٹ پر بوعلی سینا کی پورٹریٹ کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ (۵۶) سرجری پر کام کرنے والے پہلے مسلمان طبیب ابوالقاسم الزہراوی (۵۷) (۹۳۰ئ ۔ ۱۰۱۳ئ) ہیں ۔ جنہوں نے اپنی کتاب میں جراحی کے آلات کی شکلیں بنائی اور انکے نام بتائے اسی بناپر انکو امام الجراحین کہاجاتا ہے انکی اس علمی کاوش ہی کی بناپر اھل یورپ نے فن جراحت میں قدم رکھا (۵۸) ۔

<u>ڈاکٹروں کی رجسٹریشن اور تحریری امتحان</u> :- عباسی دورحکومت میں تمام جنرل پریکٹشنرز کیلئے ایک سخت امتحان کو پاس کرنا ضروری قرار دیا گیا تھا ۔ ۹۳۱ئ میں خلیفہ المقتدر نے اپنے چیف معالج سنان ابن ثابت کو حکم دیا کہ وہ بغداد میں پریکٹس کرنے والے تمام ڈاکٹرز سے ایک تحریری امتحان

لیکر انکی چھانٹی کرے اوران کو پریکٹس کی اجازت دیں جو مطلوبہ تحریری امتحان پاس کریں اور یوں انہوں نے بغداد کے تمام ڈاکٹروں سے ایک مشکل امتحان لیا اور جن لوگوں نے یہ امتحان پاس کیا ان کو ایک سرٹیفیکیٹ دیکر پریکٹس کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ ایسے تمام ڈاکٹروں کو باقاعدہ رجسٹرڈ کیا گیا۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ بغداد نیم حکیموں سے پاک ہوگیا۔ لیکن اسکے باوجود بغداد میں رجسٹرڈ ڈاکٹروں کی کل تعداد ۹۰۰ کے قریب تھی۔ (۵۹)۔ یہی قانون مامون اور المعتصم کے زمانے میں بھی رائج تھا (۶۰) یہاں اس بات کا تذکرہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یورپ میں ڈاکٹروں کی رجسٹریشن کا قانون سب سے پہلے سسلی (CICLY) کے بادشاہ راجر دوم (۶۱) (ROGER-II) نے ۱۱۴۰ء میں اپنے ملک میں نافذ کیا تھا اس کے بعد فریڈرک دوم (۶۲) (FREDRIC-II) نے اس کو مزید بہتر بناکر ۹ سالہ نصاب بھی اس میں شامل کیا اور ۱۲۸۳ء میں یہی قانون سپین میں اور پھر ۱۳۴۷ء میں جرمنی میں بھی نافذ کیا گیا (۶۳)۔ جس زمانے میں اہل یورپ متعدی اور چھوت کی بیماریوں سے تنگ آچکے تھے۔ عین اسی زمانے میں مسلمان ڈاکٹروں نے گریناڈا (غرناطہ) میں ان بیماریوں کے پھیلنے کے اسباب دریافت کیے اور بتایا کہ متعدی بیماریاں مریض کے بہت قریب رہنے کی بنا پر دوسرے صحت مند انسان کو منتقل ہوتی ہیں اور جو لوگ مریض سے دور رہتے ہیں ان کو یہ بیماری لگنے کا اندیشہ بہت کم ہوتا ہے۔ (۶۴)۔

اسلامی دور کے ہسپتالوں کی خصوصیات :- (۱). علاج میں مساوات :-

اسلامی دور کے تمام ہسپتالوں میں بغیر کسی نسلی، لسانی اور مذہبی امتیاز کے سب کا یکساں علاج ہوتا تھا۔ بعض ہسپتالوں کے انچارج غیر مسلم ڈاکٹر تھے جن کو وہ تمام مراعات حاصل تھیں جو مسلمان اطباء کو حاصل تھے۔ ان غیر مسلم اطباء میں ابن آشال، جبریل بن بختی شوع، منکہ اور ابن دھن وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ (۲). علیحدہ وارڈ :- ان ہسپتالوں کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ ان میں مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ وارڈ ہوتے تھے۔ خواتین کے وارڈ لیڈی ڈاکٹر کے سپرد تھے۔ اس کے علاوہ مختلف بیماریوں کےلئے بھی الگ الگ وارڈ ہوتے تھے۔ (۳). فراہمی آب :- ان تمام ہسپتالوں میں پانی کا بندوبست کیا گیا تھا نیز غسل خانے بھی تعمیر کیے گئے تھے۔ (۶۵)۔ (۴) سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعیناتی :- ان تمام شفاخانوں میں ماہرڈاکٹر متعین تھے۔ نیز باہرپرائیوٹ پریکٹس کےلئے بھی صرف مستند ڈاکٹروں کو اجازت نامے جاری کئے گئے تھے۔ (۶۶)۔ (۵). تدریسی ہسپتال یہ ہسپتال صرف علاج معالجے کیلئے مختص نہیں تھے بلکہ ان میں طلباء کو تربیت بھی دی جاتی تھی۔

(۶۷)۔ (۶)۔ مریضوں کی ہسٹری اور ریکارڈ :- تاریخ میں پہلی بار ان ہسپتالوں میں مریضوں کا ریکارڈ رکھا گیا۔ (۶۸)۔ (۷)۔ ادویات کی فراہمی :- ان تمام ہسپتالوں میں دواخانے اور میڈیکل سٹور کھولے گئے تھے جن میں تمام ضروری ادویات موجود ہوتی تھیں تاکہ مریض یا ڈاکٹر کو دوائی کے حصول میں کوئی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ مقامِ تعجب ہے کہ یورپ والے مسلمانوں کے اس سنہرے دور کو " تاریک دور " کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ طبی میدان میں اہل یورپ مسلمانوں کے خوشہ چیں ہیں اور جب یورپ میں لوگ علاج معالجے کے تصور سے بھی ناواقف تھے مسلم دنیا میں اس وقت بڑے بڑے ہستپال قائم تھے جو عوام کو مفت علاج فراہم کرتے تھے۔

حواشی

(۱)۔ جمہرۃ اللغۃ زیر لفظ (طب)، المنجد زیر لفظ (طب) (۲)۔ صحیح بخاری کتاب الطب باب السحر
(۳)۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر لفظ (میڈیسن) (۴) (الف)۔ تاریخ طب ص: ۱۷ (ب)۔ دیکھئے:
A SHORT HISTORY OF MEDICINE, P:10 (۵)۔ ایضاً حوالہ نمبر ۴ (الف) صفحہ ھذا (۶) ایضاً
(۷)۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا زیر عنوان " میڈیسن" (۸) دیکھئے: (۹)۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا زیر عنوان " میڈیکل ایجوکیشن " (۱۰)۔ جرنل آف میڈیکل سائنس (JMS) خیبر میڈیکل کالج پشاور جلد نمبر ۲ ص: ۱ دسمبر ۱۹۹۰ء (۱۱)۔ دیکھئے: INFLUENCE OF ISLAM ON WESTERN CIVILIZATION P:49 (۱۲)۔ دیکھئے: تاریخ طب، ص: ۲۲ (۱۳)۔ دیکھئے: (الف)۔ HISTORY OF THE ARABS: P. 240
(ب)۔ ENCYCLOPAEDIA BRITANNICA "ARABIAN MEDICINE"
(۱۴)۔ دیکھئے: (الف)۔ ISLAMIC MEDICINE (SHAHID) P.1
(ب)۔ MUSLIM CONTRIBUTION TO SCIENCE P.14 (۱۵)۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا ص: ۱۰۸۷
(۱۶)۔ تاریخ طب ص: ۹ (۱۷)۔ (الف)۔ تاریخ اسلام (امرتسری): ۴۴۴ (ب)۔ یورپ پر اسلام کے احسانات ص: ۸۷، ۱۱۴ (۱۸)۔ دیکھئے حوالہ نمبر ۱ (الف) صفحہ ھذا (۱۹)۔ دیکھئے: A SHORT HISTORY OF ARABIAN MEDICINE P. (۲۰)۔ دیکھئے حوالہ نمبر ۵ (ب) صفحہ ھذا (۲۱)۔ دیکھئے: MEDICINE P.81
20 (۲۲)۔ سپین پر جب ۱۴۹۲ء میں عیسائیوں نے دوبارہ قبضہ کرلیا تو انکی مذہبی عدالتوں نے ابتدائی چند دنوں میں ۲۸ ہزار ۵ سو مسلمانوں کو سزائے موت دی جبکہ یلغار کے وقت قتل کئے گئے مسلمانوں کی تعداد ان کے علاوہ ہے۔
(ملاحظہ ہو غلام جیلانی برق کی کتاب (یورپ پر اسلام کے احسانات) (۲۳)۔ تاریخ طب ص: ۲۸ (۲۴) ایضاً
(۲۵) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا " طب عربی" (۲۶)۔ دیکھئے: دی عرب، اے شارٹ ہسٹری (انگریزی) ص: ۹۰ (۲۷)۔

MEDICINE(SHAHID)P .5 (۶۷). دیکھئے : THE ARABS,A SHORT HISTORY P.109 (۶۸).
دیکھئے : THE INFLUENCE OF ISLAM ON WESTERN CIVILIZATION P.52 (۶۹). دیکھئے
حوالہ نمبر۲، صفحہ ھذا۔

مراجع ومصادر

(۱). قرآن کریم (۲) اسلامی انسائیکلوپیڈیا، سید قاسم محمود، شاہکار بک فاؤنڈیشن کراچی (۳). اردو دائرہ معارف اسلامیہ دانش گاہ، پنجاب لاہور ۱۹۷۱ء (۴). تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی، مطبع آرام باغ کراچی (۵). تاریخ طب، حکیم راحت نسیم، شیخ بشیر احمد اینڈ سنز لاہور (۶). جمھرۃ اللغۃ، ابن دریو مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن ۱۳۵۱ء (۷). صحیح بخاری، امام محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ) سعید کمپنی کراچی (۸). المنجو، لوئس مالوف، دارالاشاعۃ کراچی ۱۹۷۵ء (۹). یورپ پر اسلام کے احسانات، ڈاکٹر غلام جیلانی برق، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور (10) ARABIAN MEDICINE/ WILLIAM I WATTS, MC MILLAN CO. Ltd .LONDON,1989 (11). A SHORT HISTORY OF MEDICINE / DUNM LC, CAMBRIDGE , 1965. (12) ENCYCLOPAEDIA BRITANNICA,THE UNIVERSITY OF CHICAGO 1988,U.S.A (13) HEALTH SCIENCE IN EARLY ,HAMARNEH SAMI, K NOOR HEALTH FOUNDATION BLANCO, 1984 (14) HISTORY OF THE ARABS, PHILIPS K. HITTI MIC MILLAN AND COMPANY LONDON. (15) .INFLUENCE OF ISLAM ON WESTERN CIVILIZATION, PROF ZIA-UD-DIN NATIONAL BOOK FOUNDATION KARACHI, 1978 (16). ISLAMIC MEDICINE, SHAHID ATHAR, PAN ISLAMIC PUBLICATION HOUSE, KARACHI, 1989 (17). ISLAMIC MEDICINE, M.SALIM KHAN, ROUTLEDGE AND KEGAN POUL LONDON, 1986 (18). JOURNAL OF MEDICAL SCIENCE (JMS) VOL.I NO.2 KHYBER MEDICAL COLLEGE PESHAWAR (19). MEDIEVAL ISLAMIC MEDICINE / IBN RIDWAN, UNIVERSITY OF CALIFORNIA PRESS; LONDON , 1984. (20) . MUSLIM CONTRIBUTION TO SCIENCE , M.ABDUR REHMAN KASHMIRI, BAZAR LAHORE ,1969. (21) .SCIENCE IN HISTORY, J.D BERNAL ,THE M.I.T PRESS CAMBRIDGE , 1974 (22). THE ARABS ,A SHORT HISTORY ,PHILIPS K. HITTI MC MILLAN Co. Ltd. LONDON (23). THE GLORIES OF ISLAM, NOOR AHMAD ,FEROZ SONS Ltd. LAHORE, 1961 (24). THE CYCLOPAEDIA OF MEDICINE AND SURGERY SPACILITIES F.A.DAVIS Co. PHILADELPHIA, 1959.

ماہر تھے ۔ طبیعات کے استاد مانے جاتے تھے ۔ (۴۶) . یعقوب الکنوی . فیلسوف العرب کے نام سے جانے جاتے ہیں ۔ نویں صدی میں کوفہ میں پیدا ہوئے ۔ بغداد میں تعلیم حاصل کی ۔ مامون نے اسے یونانی کتابوں کا مترجم مقرر کیا ۔ طب پر انہوں نے ۲۲ رسالے لکھے ہیں ۔ ۸۷۰ء تک زندہ تھے ۔ (۴۷) . (الف) . تاریخ طب ص : ۳۹ ، ۴۰ (ب) . دی عربز : اے شارٹ ہسٹری (انگریزی) ص : ۱۰۹ (۴۸) . دیکھئے : HEALTH SCIENCES IN EARLY ISLAM VOL. II, P.73 (۴۹) . اسی طرز پر آج بھی پوری دنیا میں ہسپتالوں کی دیکھ بھال کے لئے الگ محکمے قائم ہیں جو اچانک چھاپے مارکر نظام کو درست رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ (۵۰) . صلاح الدین ایوبی ۱۱۳۸ء میں "تکریت" میں پیدا ہوئے ۔ فاتح بیت المقدس ہیں عیسائی انکے نام سے کانپتے تھے ۔ ۵۵ سال کی عمر میں ۱۱۹۳ء میں فوت ہوئے ۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ) (۵۱) . ان ہسپتالوں میں استعمال ہونے والی دوائیوں کی ایک لسٹ آج بھی برٹش میوزیم میں دیکھی جاسکتی ہے ۔ (۵۲) . خلیفہ ابو جعفر المنصور اپنے بھائی کے وفات کے بعد ۱۳۶ھ میں خلیفہ بنا ۔ ان کے دور حکومت میں بغداد شہر کی تعمیر مکمل ہوئی ۔ عباسی حکمرانوں میں سب سے زیادہ سخت مزاج تھا ۔ ۱۵۸ھ میں وفات پائی (دیکھئے تاریخ طبری جلد ہفتم) ۔ (۵۳) . دیکھئے :

THE INFLUENCE OF ISLAM ON WESTERN CIVILIZATION P.53 (۵۴) . دیکھئے :

THE GLORIES OF ISLAM, PP: 26 - 30 (۵۵) . انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر عنوان "عریبین میڈیسن"

(۵۶) . شیخ الرئیس بو علی سینا بخارا میں پیدا ہوئے ۔ دس سال کی عمر میں قرآن وحدیث ، فقہ اور ادب کا مطالعہ کیا ۔ اس کے بعد یونانی علم کا مطالعہ کیا اور پوری دنیا میں طب کے میدان میں نام پیدا کیا ۔ انکی مشہور تصنیف القانون فی الطب ایک قسم کی میڈیکل انسائیکلوپیڈیا ہے ۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر عنوان ابن سینا) (۵۷) . دیکھئے حوالہ نمبر ۳ صفحہ ھذا ۔ (۵۸) . آپ قرطبہ کے نزدیک زھرا کے مقام پر پیدا ہوئے ۔ قرطبہ جامعہ سے تعلیم حاصل کی ۔ عبدالرحمن سوم کے دربار میں شاہی طبیب مقرر ہوئے اس نے اپنی کتاب میں آلات جراحی کی شکلیں بناکر دنیا بھر کے سرجنوں کے رئیس ہونے کا اعزاز حاصل کیا ۔ (۵۹) . دیکھئے انگریزی کتاب : دی عرب ، اے شارٹ ہسٹری ص : ۱۰۹ (The Arabs a Short History P.109) . (۶۰) . دیکھئے : (الف) ۔ INFLUENCE OF ISLAMIC MEDICINE (ب) . دیکھئے : ISLAM ON WESTERN CIVILZATION P.49 (SHAHID) P:6 (۶۱) . دیکھئے : The Glories of Islam P. 25 (۶۲) . راجر دوم سسلی کے بادشاہ راجر اول کے بیٹے تھے ۔ اس نے سسلی شہر کو آباد کرکے اسے دارالخلافہ بنادیا ۔ مشرقی علوم کے ماہر تھے ۔ ۱۱۵۴ء میں فوت ہوا ۔ (۶۳) . فریڈرک دوم سکسونی (SAXONY) کا اصلاح پسند بادشاہ تھا ۔ ۱۰۹۷ء میں پیدا ہوا ۔ جرمنی کے اتحاد کا داعی تھا ۔ ۱۱۵۴ء میں یہی خواہش دل میں لئے مرگیا ۔ (۶۴) . دیکھئے : A SHORT HISTORY OF ISLAMIC MEDICINE P.92 (۶۵) . دیکھئے : THE GLORIES OF ISLAM P.25 (۶۶) . دیکھئے :

دیکھئے: HEALTH SCIENCES IN EARLY ISLAM VOL - II PP :43 - 55

(۲۸). دیکھئے: INFLUENCE OF ISLAM ON WESTERN CIVILIZATION P.49 (۲۹).
جابر بن حیان کوفہ میں پیدا ہوا۔ اس نے طب میں مفروضات کے بجائے مشاہدات پر زور دیا۔ لاطینی زبانوں میں ان کے کتابوں کے ترجمے ہوئے۔ کیمسٹری میں بطور خاص ان کا نام یاد رکھا جائے گا۔ دیکھئے اسلامی انسائیکلوپیڈیا زیر عنوان جابر ابن حیان)۔ (۳۰). دیکھئے: THE GLORIES OF ISLAM P.25 (۳۱). ہارون الرشید ۱۷۰ھ میں خلیفہ مقرر ہوئے۔ صاحب علم اور علم دوست حکمران تھے۔ عوام کے فلاحی کاموں کیلئے بہت مشہور تھے۔ دیکھئے تاریخ الخلفاء للسیوطی ص: ۲۱۷) (۳۲). تاریخ کے بعض کتب میں پہلے ہسپتال کا قیام مامون سے منسوب کیا گیا ہے۔ (دیکھئے تاریخ ابن خلدون اور تاریخ بغداد) (۳۳). دیکھئے: THE GLORIES OF ISLAM P.25 (۳۴).
المتوکل علی اللہ کا اصل نام ابوالفضل جعفر بن محمد تھا۔ وہ اپنے والد المعتصم کے بعد خلیفہ مقرر ہوا۔ وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھا۔ خلق قرآن کے بحث کو روک کر صحیح عقائد کی ترویج کی اس نے عیسائیوں کے لباس پر پابندی لگائی اور مسلمانوں کو اسلامی لباس پہننے کا پابند بنایا۔ آپ کا دور عباسی خلفاء میں خوشحال ترین دور تھا۔ ۸۶۱ء میں قتل کئے گئے دیکھئے اردو دائرمعارف اسلامیہ جامعہ پنجاب۔ (۳۵). دیکھئے: THE ARABS: A SHORT HISTORY PP:90-109 (۳۶). دیکھئے حوالہ نمبر ا صفحہ ھذا (۳۷). مامون ہارون الرشید کے بیٹے تھے۔ ۱۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ حدیث کی تعلیم بھی اپنے والد ہی سے حاصل کی۔ ۲۱۸ھ میں وفات پائی۔ دیکھئے: تاریخ طبری جلد ۸ متعلقہ باب) (۳۸). دیکھئے:

(i).INFLUENCE OF ISLAM ON WESTERN CIVILIZATION P:51 (ii). ISLAMIC MEDICINE(SHAHID)P:19 (۳۹). دیکھئے: HISTORY OF THE ARABS P:314 (۴۰). جرجیس مشہور طبیب جبریل بن بختی شوع کا بیٹا تھا۔ جندی شاہ پور کا فارغ التحصیل تھا۔ ہارون کے زمانے والد کے مرنے کے بعد شاہی طبیب مقرر ہوا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ) (۴۱). دیکھئے: حوالہ نمبر ۷، ص: ۳۰۹
(۴۲). عضد الدولۃ: ۲۴ ستمبر ۹۳۶ء کو اصفہان میں پیدا ہوئے۔ ۱۲ سال کی عمر میں حکمران بنے۔ عراق فتح کرنے کے بعد مکران کے ساحلی علاقوں تک پہنچا۔ ۲۶ مارچ ۹۸۳ء کو بغداد میں وفات پائی۔ (۴۳). ابوبکر الرازی ۸۶۴ء / ۲۵۰ھ کو "ری" میں پیدا ہوئے تھے۔ مشہور طبیب کیمیا دان اور فلسفی تھے۔ طب سے شغف رکھنے کی بنا پر ری کے حاکم نے انہیں شہر کے نوتعمیر شدہ ہسپتال کا نگران مقرر کردیا۔ چیچک اور خسرہ پر انکی تحقیق کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ انکی مشہور کتاب "الحاوی" اور "الجدری والحصبہ" ہیں۔ (دیکھئے اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور) (۴۴). دیکھئے: HEALTH SCIENCE IN EARYLY ISLAM VOL. II , P. 73
(۴۵). ابونصر فارابی ترکی النسل تھے۔ ۸۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ حصول علم کیلئے بغداد گئے۔ ارسطو کے کتابوں کے